اسلامی نظام کے نفاذ و اجراء کے لئے ایسے ہی آزمودہ تعویقی اور تاخیری حربے ایک طویل مدت سے استعمال ہوتے رہے ہیں اور اس وقت جب کہ پوری امت ایک ایک لمحہ اُس صبحِ صادق کے انتظار میں گذار رہی ہے اور پاکستان کی شبِ دیجور اس نورِ مستطیر کے لئے بے چین ہے۔ کہ اسلامی نظام کا طلوع ہو، عین ایسے مواقع پر مجوزہ شریعت کمیشن جیسی تجاویز اور منصوبوں کے شوشے چھوڑنا نہ تو کسی سلیم الطبع صحت مند اسلامی ذہن کی ترجمانی کر سکتے ہیں نہ اسے اسلام سے مخلصانہ تعلق کی دلیل سمجھا جا سکتا ہے۔ فی الوقت ہمارے سامنے اسلامی نظام کی طرف تیزی سے بڑھ سکتے ہیں۔ مگر بات عمل کی ہے۔ اگر کوئی قدم اٹھتا ہی نہیں تو کمیشنوں اور کونسلوں کی بیساکھیوں سے کب تک کام چل سکے گا۔ اس وقت خطرات کی تلوار سر پر لٹک رہی ہے۔ مگر ہم سفر راہ کو طویل سے طویل تر بنانے کا سوچ رہے ہیں۔

کابل میں کیمونسٹ انقلاب آیا اور جس بے دردی سے شرافت و انسانیت کا خون بہایا گیا یہ صرف انقلاب کا وقتی اور طبعی تقاضا نہیں تھا، بلکہ انقلابی حکومت کو جس قدر بھی قدم جمانے کا موقعہ مل رہا ہے۔ اتنی ہی تیزی اور شدت سے وہاں کے اسلامی درد سے سرشار مسلمانوں بالخصوص علماء کرام اور طلباء علومِ دینیہ اور دینی رجال و اشخاص کو نشانۂ ظلم و استبداد بنایا جا رہا ہے۔ ہزاروں مسلمان جن میں اکثریت علماء کی ہے۔ کابل سے ہجرت کر کر کے آ رہے ہیں اہلِ دین اور دین کی ایک ایک نشانی مٹانے کا بازار افغانستان میں گرم ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ حکمران طبقہ اپنے روسی اعوان و انصار کے ذریعہ جلد از جلد اس غیور و جسور اسلامی سرزمین سے اسلامی شعائر و مآثر کا ایک ایک نشان مٹانا چاہتی ہے۔ مسلمان جسدِ واحد ہیں ملتِ مسلمہ کو ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کہا گیا ہے۔ پھر کیا عالمِ اسلام کے حکمران اور عامۃ المسلمین اس کافرانہ انقلاب اور اسلام دشمن مساعی اور سرگرمیوں کو یوں خاموش تماشائی بن کر دیکھتے رہیں گے۔ اور عند اللہ ان کی کوئی مسئولیت نہیں ہوگی۔؟

اس سُرخ کفر کے سائے ہمارے ملک پر پڑوسی ہونے کی وجہ سے براہِ راست پڑ رہے ہیں اور گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ پھر موقع کو غنیمت سمجھنے والے ابن الوقت اسلام دشمن اور وطن دشمن عناصر اپنی بکھری ہوئی قوتیں یکجا کر رہے ہیں، ایسے حالات میں اس ملک سے محبت رکھنے والے اور یہاں اسلام کا بول بالا کرنے والے تمام افراد اور جماعتوں کا فرض تھا کہ داخلی و خارجی خطرات کے انسداد کے لئے متحد سے متحد تر ہو جاتے مگر افسوس کہ کچھ لوگوں کے ہاتھوں جو اسلام سے وابستگی کے دعویدار بھی ہیں اتحاد کا شیرازہ بکھرتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اور فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے کے مذموم مساعی بھی جاری ہیں۔

واویلا، اہلِ کفر کا جوش و خروش، عزم و عمل اور اہلِ دین کی اس رجعت قہقہری کا کن الفاظ میں ماتم کیا جائے۔

اس وقت حکومت کی اہم ترین ذمہ داری ہے کہ ایک لمحہ تاخیر کے بغیر اس ملک کو بیلائے مقصود اسلام سے ہمکنار کرا کہ اس کی سالمیت اور وجود کو بچایا جائے دوسری طرف دین اور اسلام سے تعلق رکھنے والے پاکستانی متنفس کا فریضہ ہے ۔ کہ موجودہ عبوری سول حکومت کی راہ میں روڑے نہ اٹکائے اور اسے اپنے اسلامی، قومی و ملی اقدامات و اصلاحات نافذ کرنے کا موقع دے اس کے ساتھ ہی افغانستان کے حالات پر ہر لمحہ گہری نظر رہنی چاہیئے ۔

مظلوم اہلِ افغانستان کے حدود و تعاون اور حتی الامکان غیر اسلامی اقدامات کے انسداد و تدارک کا سوچنا بھی یہاں کے علماء، حکام اور عام مسلمانوں کا ملی فریضہ ہے ۔ ہم افغانستان کو آزاد خود مختار اور خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں ۔ وہ پھلتا پھولتا رہے ، مگر اسلامی تشخص کے ساتھ ۔ کابل و ہرات کو اگر تاشقند و سمرقند بنایا گیا تو اسلامی اخوت کا عالمگیر اور ہمہ گیر رشتہ ایک لمحہ بھی اس کا ساتھ نہیں دے سکے گا ۔

ہمیشہ کیطرح اس دفعہ بھی عید الفطر کے موقع پر مرکزی رویت ہلال کمیٹی نے جس مجرمانہ غفلت کو اپنا شعار بنائے رکھا اور اسی کمیٹی کی بدولت ملک میں عید کی تقریب انتشار میں بدل گئی اس پر تفصیل سے اظہار خیال کو سعی لاحاصل سمجھتے ہوئے ہم صرف اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ خدارا اس کھڑاگ کو اب ختم ہی کر دیجئے ۔ اور عام مسلمانوں کو ان کی مرضی پر چھوڑ دیجئے کہ وہ رویت ہلال ، رمضان و عید کے موقع پر اپنی دینی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکیں ۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ کمیٹی عید و رمضان میں وحدت کا ذریعہ رہی ہے ۔ مگر میرا دعویٰ ہے کہ کمیٹی کی تشکیل سے لیکر اب تک کبھی بھی پاکستان میں ایک ہی دن میں نہ عید ہوئی نہ روزہ رکھا گیا ۔ لہٰذا کمیٹی کو ختم کر کے اس پر ہونے والے کثیر اخراجات کو کسی اور اہم مصرف میں لگانا چاہیئے ۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ۔

سمیع الحق